السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سالانہ اجتماع عام رائے ونڈ سال 1992ء کے موقعہ پر حسب سابق بیعت عام منعقد ہوئی اس کے اختتامی الفاظ تھے۔

'' بیعت کی ہم نے حضرت مولانا محمد الیاس کے ہاتھ پر انعام کے واسطے سے۔''

(واضح رہے کہ یہ بیعت تبلیغی جماعت کے موجودہ امری حضرت مولانا انعام الحسن صاحب نے لی)

دریافت طلب امر یہ ہے کہ آیا اس نوع کی بیعت جس میں فوت شدہ شخص کے ہاتھ پر بالواسطہ یا بلاواسطہ بیعت ہو قرآن وسنت میں اس کی کیا حیثیت ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس قسم کی بیعت امر محدث ہے شریعت اسلامی میں اس کا کوئی وجود نہیں اور نہ صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین اور ائمہ دین سے اس کی سند دستیاب ہے۔ لہٰذا اس سے اجتناب ضروری ہے صحیح حدیث میں ارشاد نبوی ہے:

''یعنی ''اللہ تعالیٰ یہود کو برباد کرے انھوں نے اپنے انبیاء علیہ السلام کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔

''یعنی ''جو کوئی دین میں اضافہ کرتا ہے وہ مردود ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص489

محدث فتویٰ